

قیمت سالانہ ۶ر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۶ دسمبر ۱۹۱۸ء | نمبر ۴۹

گلدستہ حالات

یکم اپریل سے ۱۱ نومبر تک ہوائی افواج میں سے ۱۵۵۱ افسر اور ۱۲۹ آدمی مارے گئے۔ ۲۳۵۷ افسر اور ۱۳۶۳ آدمی زخمی ہوئے۔ ۱۲۱۲ افسر ۲۲۵ آدمی قید اور گم ہو گئے۔ ۱۴۵ افسر اور ۳۹ آدمی نظربند ہو گئے۔

بیلجیم اب جرمنوں سے بالکل خالی ہو گیا ہے۔ اور اتحادی فوجیں جرمنی حدود پر ہیں۔

ہماری ہراول فوجیں تمام محاذ پکسبرگ کے شمال سے ٹریب کے مضافات تک جرمن سرحد تک پہنچ گئی ہیں۔

ریاست جیند نے اس جنگ میں انڈین آرمی اور ریاست کی امپیریل سروس رجمنٹ کے متعلق ۸۶۳۵ رنگروٹ اور مختلف سیغوں میں ۳۲ لاکھ روپیہ دیا۔

یکم دسمبر کو شملہ میں بارش ہوئی اور برف پڑی۔

فرانسیسی اخبارات تجویز پیش کرتے ہیں کہ بطور ایک عارضی انتظام کے قیصر جرمن اور ولیعہد کو اتحادی علاقہ میں بھیجا جانا چاہیے۔ تاوقتیکہ ان کی بابت آخری فیصلہ کیا جائے۔

وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے حال ہی میں کہا ہے کہ اگر میسوپوٹامیہ میں عربی حکومت قائم کیا ہے تو وہ ایسا ناشناخت ہو جائیگا۔ جیسا کہ شہنشاہی بھی تھا اور یہ کام کرنا برطانیہ کا فرض ہے۔

جرمن گورنمنٹ نے قیصر اور اسکی ملکہ کو جرمن واپس آنے سے انکار کیا

اطلاع ضروری

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے نامہ ورقہ سالانہ ۱۹۱۹ء
۷ فروری ۱۹۱۹ء کو خریدار ان صاحبوں کے نام جن کا چندہ بابت ۱۹۱۹ء
وصول نہیں ہوا وی پی بھیجے جائینگے وی پی کے بھیجنے اور وصول
کرنے میں کوئی بیہودگی نہیں بلکہ آسانی ہے مگر ناظرین
کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی جو کہ قیمت ہر حالت میں
پہنچانی ہے اسلئے جن صاحبوں کو ۷ فروری ۱۹۱۹ء کا اخبار لینا
منظور نہیں وہ کم ازکم چند روز پیشتر سے پہلے منیجر اخبار
نورافشاں کو اطلاع دیدیں تاکہ وی پی
کے واپس آنے کا نقصان
نہ اٹھانا پڑے

منیجر نورافشاں

تار برقیات

جرمنی میں قیصر کے دوست

لندن ۲۸ نومبر۔ اخبار ٹائمز کے ہیگ کا رسپانڈنٹ سے ایک فرنچ باشندہ کی ملاقات ہوئی جو جرمنی کے ایک شہر سے آیا تھا۔ اُس نے کہا کہ جرمنی میں قیصر کے بہت سے دوست ہیں اور توقع کیجاتی ہے کہ انقلاب کے خلاف بہت جلد کوشش کیجائے گی۔

بہت سے سپاہی اور آبادی کا قریب ½ قیصر کی سچی فوج کے نام سے نامزد ہے۔ اگرچہ وہ بہت کم ہوگئے ہیں۔ تو بھی وہ بڑے زندہ دل ہیں۔ اور قیصر کے جان نثار حامیان ان پر حکمراں ہیں حق اس کی حالت بہ نسبت چند گذشتہ مہینوں کے اب بہت بہتر ہے۔

برلن میں تفرقہ

لندن یکم دسمبر۔ امسٹرڈم۔ برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ ہر ایبرٹ تسلیم کرتا ہے کہ خود مختار سوشیلسٹ گورنمنٹ کو تہ وبالا کر دینے کی سازش کر رہے ہیں جرمن اخبارات کہتے ہیں کہ ملکی حدات میں بڑی بھاری بدامنی پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہی اخبارات گورنمنٹ پر اس امر کا الزام لگاتے ہیں کہ اس نے ۳ ہفتہ میں ۸۰ کروڑ مارکس (جرمن سکہ) فضول خرچی میں اڑا دئے۔

لندن ۲ دسمبر امسٹرڈم۔ ہر شیڈمان ایک

جرمن اخبار میں سلطنت کی بدامنی کے خطرہ کی بابت جو رنج بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ایک مضمون لکھتا ہوا کہتا ہے۔ کہ سٹراسبرگ کے فرانسیسی کمانڈر کے ساتھ اس بارے میں ایک کانفرنس ہوئی کہ ایک جنوبی جرمن جمہوری سلطنت بنائی جاوے

جرمنی کے سوویتیوں کی ایک کارکن کمیٹی نے تجویز پاس کی ہے۔ کہ

ایک روسی اپلسٹ یوسٹ وفد کو سوویتیوں کی کانفرنس میں خیر مقدم کیا جائے۔ جو ۱۶ دسمبر کو برلن فراہم ہوگی۔

مارشل فاش لندن میں

لندن یکم دسمبر۔ باوجود ناخوش موسم کے بے شمار آدمیوں نے مارشل فاش اور ایم کلیمنسو وغیرہ کا خیر مقدم کیا۔ اور سلامی دی۔ اور بڑا غیر معمولی جوش ظاہر کیا۔ انگلستان کے سب سے اعلے درجے کے مدبر اور محکمہ جہازرانی اور لشکر کے نمائندگان چیرنگ کراس میں ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

وہاں ہی ایک گارڈ آف آنر بھی موجود تھی۔ باجہ میں مارسلیز کا گیت گایا گیا مہمانوں پر اس خیر مقدم کا بڑا بھاری اثر ہوا۔

لندن ۲ دسمبر پیرس۔ ہاوس ایجنسی مظہر ہے کہ مارشل فاش اور ایم کلیمنسو جب وہ چیرنگ کراس پر پہنچے تو ان کا بڑا عجیب و غریب استقبال کیا گیا۔ بے شمار لوگ جو حاضر تھے خوشی کے نعرے مارتے تھے اور وہ یوں فرانس کا شکریہ ادا کرتے تھے۔ ان مہمانوں کی ملاقات ڈیوک آف کناٹ کنگ اور مسٹر لائڈ جارج سے ہوئی۔

جرمنی اخبارات مارشل فاش کو بحیثیت فاتح

جرمن مہاجسار دکھا دیتے ہیں اور ایم کلیمنسو کو اس بات سے کہ وہ بڑا طاقتور ہے، جس نے اپنی حسن لیاقت سے اتحادی قوموں کا اعتماد حاصل کیا۔ ان کے لندن میں آنے کی غرض یہ ہے کہ وہ سگنور اورلینڈو اور بیرن سونینو کے ساتھ مل کر صلح کی کانفرنس کی ابتدائی باتوں کا انتظام کریں

قاہرہ سے بغداد تک ہوائی جہاز میں

بغداد یکم دسمبر۔ جنرل ڈبلیو۔ جی۔ ایچ سالمنڈ جو جنرل اسسٹنٹ ہوائی افواج پر کمان رکھتا ہے۔ ہوائی جہاز میں سوار ہو کر قاہرہ سے اس سہ پہر کو بغداد آگیا ہے۔ جنرل سالمنڈ کو ملا کر پانچ آدمی اور دو ہوائی جہاز تھے۔ یہ جہاز کل صبح ۸ بجکر ۲۰ منٹ پر قاہرہ سے روانہ ہوئے۔ اور ساڑھے ۵ گھنٹوں بعد دمشق میں پہونچے۔ رات بھر وہ وہاں ہی رہے۔ اور آج صبح کو ۸ بجکر ۴۰ منٹ پر دمشق سے روانہ ہوئے اور ۷ گھنٹے ۵۰ منٹ بعد بغداد میں پہونچے آج کی مسافت ۵۰۰ میل کی تھی جو انہوں نے بلا کہیں ٹھہرے کے طے کی۔

جبل الشرقی کے ساتھ ساتھ شمال مشرق کی جانب پرواز کرتے ہوئے پالمیرا سے ہوتے ہوئے وہ عین مشرق کیطرف چلے۔ اور آخر کار دریائے فرات پر پہنچ گئے۔ پھر وہ دریا کے ساتھ ساتھ رمادیہ کو روانہ ہوئے اور وہاں سے سیدھے بغداد کو پرواز کیا۔ اس کے ساتھ دس دن تک کے لئے کافی کھانا اور پانی اور مسافروں کا اسباب بھی تھا۔

جنرل سالمنڈ نے کہا کہ موسم بہت اچھا اور حالت عمدہ تھی۔ اس پرواز کی اہمیت یہ ہے کہ ہندوستان اور مشرق بعید کو جو سیدھا رستہ جاتا ہے اس کے عین مطابق وہ آگئے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

ابراہیم کی سوانحعمری تالمود کے بیان کے مطابق

(۶)

صبح کو بادشاہ نے اپنے دانا آدمیوں کو بلوایا اور اپنا خواب بیان کر کے اُس کی تعبیر اُن سے پوچھی۔ اُن میں سے انوکی نامے ایک شخص نے جو بابا بادشاہ سے عرض کی کہ دیکھیے حضور۔ یہ خواب اُس بلا کی پیشخبری دیتا ہے۔ جو ابراہیم اور اُس کی اولاد آنے والے زمانہ میں حضور پر نازل کرینگے۔ یہ اُس دن کی آگاہی دیتا ہے جبکہ وہ اُٹھیں گے اور ہمارے خداوند بادشاہ کی اپنی تمام فوج سے ہلاک کر دینگے۔ اور ہمارے حضور کے اور دیگر تین بادشاہوں کے جو حضور کے معاون ہو کر جنگ کرینگے۔ کوئی نفس نہ بچ رہیگا۔ اور جو وہ پرندہ بادشاہ سلامت نے خواب میں دیکھے ہیں وہ اُس شخص کی اولاد کی علامت ہیں جو بعدہٗ ہماری قوم اور دیگروں کے ساتھ بدسلوکی کرینگے۔ یہی اس خواب کی تعبیر اور راست و حق ہے۔ اور میرا خداوند بادشاہ بخوبی جانتا ہے کہ بہت برس گذرے کہ نجومیوں نے بھی یہی بات دیکھی تھی۔ اور تس پر بھی حضور عالی نے اپنی خوش قسمتی سے اِس آدمی کو زندہ رہنے دیا۔ جب تک یہ شخص روئے زمین پر ہے تب تک حضور کی حکومت معرض خطر میں ہوگی۔ انوکی باتوں کا گہرا اثر بادشاہ پر ہوا اور بادشاہ نے ابراہیم کو مار ڈالنے کے لئے خفیہ طور پر آدمی بھیجے

مگر ابراہیم کے ایک غلام الیعزر نے جس کو نمرود نے ابراہیم کی نذر کیا تھا اس بھید کو فاش کر دیا۔ اُس نے بادشاہ کے اس ارادہ سے آگاہی پا کر اپنے آقا ابراہیم کو متنبہ کر دیا۔ اور کہا آپ یہاں سے بھاگ جائیے اور ہلاکت سے محفوظ کر لیجئے۔ اور اس نے ابراہیم کو بادشاہ کا خواب اور اُس کی تعبیر بتا دی جو انوکی نے کی تھی۔

پس ابراہیم وہاں سے بھاگ کر نوح کے گھر آیا۔ اور وہاں چھپا رہا۔ بادشاہ کے ملازم خود اُس کے گھر اور گرد و نواح کے علاقہ میں اُس کی بے سود تلاش کر کے واپس چلے گئے۔ اور ابراہیم وہاں مدت تک رہا۔ اس اثنا میں لوگ ابراہیم کو اور اس کے معاملہ کو فراموش کر بیٹھے۔ جب وہ نوح کے ہاں پناہ گزین تھا تو تارح جو ابھی تک شاہ نمرود کا مشیر تھا خفیہ طور پر اپنے بیٹے ابراہیم سے ملنے آیا۔ اور ابراہیم اُس سے یوں ہمکلام ہوا کہ آؤ ہم سب مل کر کسی اور ملک کو چلے جائیں۔ چلو ہم کنعان کو چلیں۔ آپ جانتے ہیں کہ بادشاہ میری جان کا خواہاں ہے۔ اور اگرچہ وہ آپ کی تعظیم و تکریم کرتا اور آپ کو سرفراز کرتا ہے۔ تو بھی موت اور دکھ کے مقابلہ میں دولت اور قدرت کچھ چیز نہیں ہیں۔ اے میرے باپ میرے ہمراہ روانہ ہو جیے۔ اور جس بطالت کے تعاقب میں آپ ہیں اسے جانے دیں۔ چلو ہم محفوظ زندگی بسر کریں اور اس رب عظیم کی پرستش کرتے رہیں جس نے ہمیں سلامت اور امن میں خلق کیا۔ نوح اور اُس کے بیٹے سام نے بھی اس قسم کی نصیحتیں اور سماجتیں کیں۔ حتیٰ کہ تارح نے ابراہیم کا مشورہ قبول کر لیا۔ اور تارح اپنے بیٹے ابراہیم اور اپنے بیٹے کے بیٹے لوط اور اپنی بہو سارہ اور اپنے تمام خاندان کو لے کر اور کسدیوں کے شہر بابل سے روانہ ہوا اور ملک حاران میں آ گیا۔ اور وہ وہاں رہے۔

ان کے ارد گرد کا ملک بڑا خوشنما اور زرخیز تھا۔ اور اُن کے ہمراہیوں اور مویشیوں کے لئے کافی فراخ اور وسیع تھا۔ کنعان کے باشندے ان کی تعظیم و توقیر کرتے تھے۔ اور خدا نے انہیں برکت بخشی اور ان کے خاندان پر مہربانی کی نظر کی۔ اب ایسا ہوا کہ جب ابراہیم کنعان میں قریب تین برس تک رہا تو خداوند انہیں پر ظاہر ہوا اور اس سے یوں بولا میں وہ خداوند ہوں جس نے تجھ کو کسدیوں کی آگ سے نکالا۔ اور تجھ کو تیرے دشمنوں کی طاقت سے رہائی دی۔ اگر تو سنجیدگی کے ساتھ میری باتوں پر کان دھریگا اور میرے حکموں کی کوشش کے ساتھ پیروی کرے گا تو میں تیری نسل کو آسمان کے ستاروں کی مثل کرونگا۔ اور جو تیری حقارت کرتے ہیں وہ تجھ سے ڈرینگے۔ میری برکت تجھ پر اور میری رحمت تیرے کاموں پر ہوگی۔ اب اُٹھ سارہ اپنی بیوی کو لے۔ اور جو تیرے ہمراہ ہیں اور اپنا تمام مال و اسباب لے اور کنعان کو چلا جا۔ اور وہاں میں تیرا خدا ہونگا اور تجھے برکت دونگا۔ اور ابراہیم خداوند کے حکم کے مطابق معہ اپنے خاندان کے کنعان کو روانہ ہو گیا۔ اور جب وہ حاران سے روانہ ہوا تو پچپین برس کا تھا۔

اور جب ابراہیم نے ملک کنعان میں وہاں کے باشندوں کے درمیان خیمہ کھڑا کیا تو خدا پھر اس پر ظاہر ہوا اور بولا کہ یہ وہ ملک ہے جو میں نے تیری اور تیری نسل کی ملکیت کر دی ہے۔ کیونکہ جو نسل تجھ سے پیدا ہوگی وہ آسمان کے ستاروں کی مانند بے شمار ہوگی اور جو ممالک میں نے تجھے دکھائے ہیں وہ زمین پر ان کی میراث ہوگی۔ تب ابراہیم نے خدا کے لئے ایک مذبح بنایا اور اُس کو خداوند کے نام سے نامزد کیا۔ اور وہ کنعان میں بودوباش کرتا رہا۔ اور جب وہ وہاں قریب تین برس تک رہا۔ تو نوح نو سو پچاس برس

کی عمر جوانی ہوگئی۔ اس کے بعد ابراہیم اپنے والدین کی ملاقات کے لئے حاران کو واپس گیا اور اُن کیساتھ پانچ برس تک رہا۔ اس اثنا میں وہ خدائے ازلی کے علم کو پھیلانے کی کوشش برابر کرتا رہا اور حاران میں بہت سے لوگ خدائے واحد کے پرستار بن گئے اور خداوند حاران میں اُسے نظر آیا۔ اور اُس نے کہا۔ اُٹھ تو اور تیری بیوی اور تیرے تمام خانہ زاد ملک کنعان کو واپس جائیں۔ اور وہ تمام لوگ بھی جو تیرے حاران میں بنائے ہیں۔ مصر کے دریا سے لیکر اس بڑے دریا یعنی دریائے فرات تک کا ملک میں نے تجھے دیدیا ہے۔

سکندریہ کا کتب خانہ

سکندریہ کا کتب خانہ مصر کی لائبریریوں میں سے بہت ہی قدیم زمانہ کا ہے اور نہایت مشہور ہے۔ بٹالیمی سوٹیر نامی ایک عالم فاضل بادشاہ نے سنہ ۳۰۰ قبل از مسیح میں یہاں ایک اکیڈمی یعنی مدرسۃ العلوم کی بنیاد ڈالی تھی۔ اور جو میوزیم کے نام سے موسوم تھا۔ یہاں ہی اُس نے بڑے بڑے علما اور فضلا کی ایک انجمن قائم کی تھی۔ تاکہ وہ وہاں سائنس اور فلسفہ کا مطالعہ جاری رکھیں۔ اس غرض سے اُس نے عمدہ عمدہ کتابوں کا ایک بھاری ذخیرہ جمع کر لیا تھا۔ ایپیفانس کے بیان کے مطابق ۵۴۰۰۰ اور یوسیفس مورخ کے بیان کے بموجب ۲ لاکھ کتابیں اس کتب خانہ میں موجود تھیں۔ بٹالیمی کے بیٹے فیلاڈلفس نے جو نہایت فیاض اور روشن دماغ شہزادہ تھا اس میں اپنے والد کی وفات کے بعد ایک لاکھ کتابوں کا اور اضافہ کیا۔ ایشیا اور یونان کے ہر حصہ میں اس نے اپنے ایجنٹ مقرر کئے تھے تاکہ وہ نہایت ہی عجیب و غریب اور مفید ترین کتابوں کی جگہ تلاش کریں۔ اور انہیں خرید کر اس کتب خانہ میں فراہم کریں۔ جو کتابیں انہیں دستیاب ہوئی تھیں اُن میں ارسطو یا ارسطاطالیس اور یہودیوں کے مقدس نوشتوں کا یونانی ترجمہ بھی تھا جس کو سپٹواجنٹ کہتے ہیں جو کہ فیلاڈلفس کے پہلے لائبریرین ڈیمیٹریس فیلیریوس کے ذریعہ سے ترجمہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس کے جانشین بادشاہ بٹالیمی یوئرگیٹیس نے اور زیادہ فروغ دیا۔ یونانی اور دیگر ممالک کا باشندہ جو کتابیں اپنے اپنے ہمراہ مصر میں لاتے تھے۔ اُس نے اُن کے اُن سے لئے جانے اور میوزیم میں بھیج دیئے جانے کا حکم نافذ کیا۔ اور کہا کہ جب وہاں پر اُن کتابوں کی نقلیں کر لی جائیں تو اصل کتابیں کتب خانہ مذکورہ میں رکھ دی جائیں اور ان کی نقلیں اُن کے مالکوں کو واپس کر دی جائیں۔ یہ کتب خانہ دراصل سکندریہ کے ایک محلہ بروکیان نامے میں شاہی محل کے پاس تھا۔ مگر جب اس عمارت میں چار لاکھ کتابیں فراہم ہو گئیں اور مزید گنجائش نہ رہی تو ایک الحاقی کتب خانہ سیراپیس کے مندر سیراپیوں میں بنایا گیا۔ جس میں رفتہ رفتہ تین لاکھ کتابیں جمع ہو گئیں۔ یوں دونوں کتب خانوں میں سات لاکھ جلدیں موجود تھیں۔

سکندریہ کے کتب خانہ کی بربادی

یہ کتب خانہ اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ سکندریہ کے پہلے جنگ تک قائم رہا۔ اس وقت جب شہر لٹا جا رہا تھا تو اتفاقاً اس کتب خانہ میں آگ لگی اور سارا ذخیرہ کتب خاکستر کا ڈھیر ہو گیا۔ مگر سیراپیوں کا کتب خانہ باقی رہا۔ اور دن بدن اس میں ترقی ہوتی گئی۔ خصوصاً شہر پرگمس کی لائبریری میں سے دو لاکھ کتابیں یہاں بھیجی گئیں۔ اس طرح یہ کتب خانہ کتابوں کی کثرت اور قیمتی اور مفید ہونے میں اپنی پوری آب و تاب شان کو پہنچ گیا۔ الغرض رومی شہنشاہوں کے زمانہ میں یہ کتب خانہ مختلف انقلابات سے گذرتا، کبھی برباد کبھی از سر نو سرسبز ہوتا ہوا مسلمان خلیفہ عمر کے حکم سے جبکہ اُس نے سنہ ۶۴۲ء میں سکندریہ پر قبضہ کر لیا تھا برباد کر دیا گیا۔ سپہ سالار عمرو نے اس بیش قیمت علمی ذخیرہ کو بچا لینے کی کوشش کی۔ مگر خلیفہ عمر نے اس کے برباد کرنے کا حکم دے دیا۔ اور کہا کہ اگر یونانی تصنیفات قرآن کے مطابق ہیں تو بے فائدہ ہیں اور اگر مخالف ہیں تو وہ خراب اور برباد کر دیئے جانے کے لائق ہیں اس حکم کی تعمیل نہایت مستعدی کی گئی اور شہر کے پانچ ہزار حماموں میں ایندھن کے کام کے لئے یہ ساری کتابیں جو کہ پارچمنٹ اور ویلم پر لکھی ہوئی تھیں تقسیم کر دی گئیں۔ کتابوں کی تعداد اس قدر تھی کہ ان کے اس طرح جلائے جانے میں چھ ماہ صرف ہوئے۔ خلیفہ عمر کے اس ناجائز فعل کو ایک مورخ نے درج تواریخ کیا ہے۔ دوسرے نے اس سے انکار کیا ہے اور دو نہایت ہی قدیم مورخوں نے خلیفہ عمر کے اس فعل کا ذکر بالکل نہیں کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فعل خلیفہ عمر کی شان سے بعید تھا۔ کیونکہ وہ خود بڑا عالم اور شاعر تھا مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ کتب خانہ اس طرح برباد تو ضرور ہو گیا۔ اور مورخین اس پر بہت افسوس ظاہر کرتے ہیں۔

نیشنل مشنری کونسل کا جلسہ بنارس میں

نیشنل مشنری کونسل کا جلسہ امسال ۱۲ سے ۱۹ نومبر تک بنارس میں ہوتا رہا۔ قریباً ۴۰ ڈیلیگیٹ اور کچھ تعداد دیگر صاحبان کی حاضر تھی۔ جو جلسہ کی کارروائی کا معائنہ کرنے کو آئے تھے۔ چیرمین میٹروپالیٹن بشپ صاحب کی علالت کی وجہ سے جو حاضر جلسہ نہ ہو سکے اُن کی



بجائے وائس پریزیڈنٹ پروفیسر ایس۔ سی کرجی ایم اے سیرامپور پریزیڈنٹ ہوئے جنہوں نے اس منصب کو خوب نبھایا اس جلسہ میں رضاکارانہ پر اور کم مسیحی علم ادب۔ جاتوں کے درمیان کام کرنے۔ زراعتی تعلیم۔ انگلو انڈینوں کے درمیان کام کرنے۔ ماس موومنٹ میں کام کرنے۔ ہندوستانی کلیسیا کے متعلق سروے آف فیلڈ۔ اور دیگر امورات پر خوب گرما گرم مگر نہایت ملاطفت اور باہمی محبت اور نیک نیتی کے ساتھ بحث مباحثہ ہوا۔ سفارش کی گئی کہ مسیحیوں کی تعلیم کے لئے ایک سنٹرل انٹرنیشنل اگریکلچرل سکول یعنی ایک مرکزی بین الاقوامی زراعتی مدرسہ قائم کیا جائے۔ اور جاتوں کے درمیان بائبل کے مطالعہ اور دعا کے مطالعہ کو ترقی دینے کی غرض سے اس فن کے ایک ماہر صاحب کو مقرر کیا جائے۔ عبادتی جلسے بھی برابر ہوتے رہے۔ انڈین کرسچن میرج ایکٹ کے متعلق خوب بحث ہوئی۔ بمبئی کے انگلیکن بشپ صاحب اس کے متعلق خاص کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے۔ تاکہ اس امر میں تحقیقات کرکے آئندہ اجلاس کونسل میں رپورٹ کریں۔ اور میرج ایکٹ متعلق ہندوستانی مسیحیوں کی کیا کیا مشکلات ہیں۔ اور منصفی طور پر ان تمام امور کو امپیریل گورنمنٹ کے سامنے پیش کریں تاکہ ان پر غور و فکر کرکے عمل میں لایا جائے۔ جرمن مشنوں اور ان کی جائیداد کے متعلق جو ہندوستان میں ہیں بحث ہوئی۔ اور گورنمنٹ کے ساتھ اس کے بارے میں صلاح مشورہ کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہوئی۔ آخر میں آئندہ سال کے لئے کونسل کے حسب ذیل افسر مقرر ہوئے یعنی چھوٹا ناگپور کے انگلیکن بشپ صاحب پریزیڈنٹ۔ سیرامپور کالج کے ڈاکٹر ہاؤس صاحب وائس پریزیڈنٹ۔ سیرامپور کے پروفیسر ایس۔ سی کرجی سکرٹری۔ کلکتہ کے پادری دلفرنگ صاحب خزانچی

این ایم ایس کے خلوتی جلسہ کی پاس شدہ تجاویز

این۔ ایم۔ ایس کے اردو آرگن قاصد لاہور کے ۱۰ دسمبر کے پرچہ میں نیچے لکھی ہوئی سولہ تجاویز شائع ہوئی ہیں یعنی (۱) یہ نہایت ضروری ہے کہ ہر ایک علاقہ میں مشنریوں کی تعداد زیادہ کی جائے۔ تاکہ ان میں چند ہر سال کلیسیاؤں میں بشارتی روح پیدا کرنے اور نئے مشنری ڈھونڈنے کے لئے دورہ کر سکیں (۲) ہماری یہ خواہش ہے کہ ہر ایک صوبے کے مسیحی طالب علموں کے کیمپ (جلسے) میں سوسائٹی کی ضروریات پیش کرنے کے لئے دروازہ کھلا ہو (۳) ہر ایک مشنری کو اپنا یہ فرض سمجھنا چاہیئے کہ وہ ان اشخاص کے ساتھ تعلقات پیدا کریں جن کے متعلق یہ گمان ہو سکتا ہے کہ وہ مشنری بننا قبول کرینگے۔ (۴) اس کانفرنس کی رائے میں ہر ایک امیدوار کارندے کو کم از کم ایک سال تک علاقہ میں بطور امیدوار کام کرنا چاہیئے (۵) مسٹر دیوا سہائیم نے بیان کیا کہ بہتر ہوگا اگر مسیحی سادھوؤں کا ایک فرقہ جاری کیا جائے۔ جو کہ چھ مہینے تک تو بشارت کا کام کریں اور باقی وقت مطالعہ اور دعا میں اکٹھے صرف کریں۔ اس کانفرنس کی رائے میں اگر ایسا کیا جائے تو نہایت مفید ہو سکتا ہے۔ (۶) جن کارندوں نے کہ پہلے علم الٰہیات میں تربیت نہ پائی ہو۔ انہیں بنگلور میں یا بشپ کالج میں مفصلہ ذیل مضامین کے مطالعہ کے لئے بھیجا جائے پرانا اور نیا عہد نامہ عقیدہ ہی اور تواریخ کلیسیا دیگر مذاہب اور کسی دیسی زبان کا علم ادب (۷) ہم سفارش کرتے ہیں کہ ہر ایک مشنری ایک سال تک علاقہ میں کام کرے۔ اس کے بعد دو سال تک کالج میں تعلیم پاوے اور پھر ایک سال کے بعد اس کو پورا اور آزادانہ اختیار دے دیا جائے۔ (نوٹ) اگر کوئی شخص کالج میں نہ جانا چاہے تو اس کے لئے پرائیویٹ طور پر مفصلہ بالا مضامین کا مطالعہ کرنے کی اجازت دیجاوے۔ (۸) مشنری کا جو کام ہے بجائے کلیسیاؤں میں بشارتی جوش پیدا کرنے کے لئے جاویں گے۔ اپنا کچھ وقت کسی مشہور مشنری کے ساتھ صرف کریں (۹) وہ ان سمر سکولوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں جو کہ خاص اس مطلب کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں منعقد ہوتے ہیں (۹) یہ محسوس کیا گیا کہ زیر تربیت امیدوار مشنریوں پر قانونی بندش لگانے پر ہرگز زور نہیں دینا چاہیئے۔ (۱۰) مشنریوں کے لئے ایک خاص قسم کا لباس منظور کیا جائے جس کا استعمال ان کے لئے اختیاری ہوگا (۱۱) ہر ایک علاقہ کے ساتھ کسی قدر زمین خریدنے کا بھی انتظام کیا جائے۔ جس کی آمدنی سے علاقہ کے اخراجات کا ایک حصہ پورا ہو سکے (۱۲) یہ بھی فیصلہ ہوا کہ نیشنل مشنری سوسائٹی کے نام کے علاوہ سوسائٹی کتی سماج کہلائے اور اس کے مشنری سیوک کہلانے جاویں۔ (۱۳) مفصلہ ذیل جگہوں میں فیلڈ کمیٹیاں قائم کیجاویں۔ لاہور۔ الہ آباد۔ بمبئی بشرطیکہ کمیٹی کے ممبران کی زیادہ تعداد ان شہروں کے رہنے والوں میں سے ہو (۱۴) اس کمیٹی کا فرض ہو کہ علاقہ کے تمام کاموں کی رہنمائی کرے اور روپیہ جمع کرے (۱۵) یہ کہ اس کمیٹی کا سکرٹری تنخواہ دار ہو اور اپنا کل وقت اس کام میں صرف کرے۔ (۱۶) یہ کہ تمام کارندوں کی ایک اور کمیٹی ممبروں کی ایک سالانہ کانفرنس ہو۔

اس پر ہماری رائے

ہماری دانست میں یہ تجاویز بہت عمدہ ہیں اور اگر ان پر عمل پیرائی کیجاوے اور جلد انکو عملی جامہ پہنایا جاوے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ سوسائٹی کے کام میں نمایاں ترقی ہو اور وہ بہت جلد اپنے منصب کو پہنچ

جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس غیر قانونی جلسے میں روحانی سرگرمی اور قومی جوش اور سوسائٹی بننے کی صلاحیت میں اتحاد کی روح کام کر رہی تھی۔ اور ان سب پر خدا کی مہر لگی ہوئی تھی۔ مشرقی رنگت کی جھلک ان تجاویز میں نظر آ رہی ہے۔ کیا ۱۰ اور ۱۲ سو میں تجاویز اس امر کی موید نہیں ہیں ؟ اور کیا ۲ اور ۳ تجاویز ان مساعی اور جد وجہد کو ظاہر نہیں کر رہی ہیں۔ جو کانفرنس کے ممبران و حاضرین کے دلوں میں جوش زن تھیں ؟ اور کیا اس امر کا جوش ان میں دکھائی نہیں دیتا۔ کہ وہ سب ان تجاویز کو عمل جامہ پہنانے کے لئے سر تسلیم خم کئے ہوئے مستعد اور تیار ہیں۔ جو جذبہ ان تینوں تجاویز کے اندر نظر آتا ہے وہ اس سے ہے کہ اس سوسائٹی سے خاص تعلق رکھتا ہے ہماری دانست میں یہ تجویزیں سوسائٹی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوں گی اور ضرور اس کو شاندار کامیابی کا منہ دکھائیں گی۔ بشرطیکہ تمام ممبران جنرل کمیٹی اور منتظمان دفتر ان خاص محبت اور یگانگت اور سرگرمی اور پورے اتحاد اور یگانگت کے ساتھ اس کام کو بہت جلد شروع کر دیں۔ اور اپنا یہ مصمم ارادہ ظاہر کریں کہ اس میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ یہ ہندوستانیوں کی مشن اور سوسائٹی ہے اور سب کو اس میں تھوڑا یا بہت حصہ لینا ضروری ہے۔ کاش کہ خدا اس کو کامیاب کرے۔

جرمنوں کے بارے میں وزیر اعظم کا ارادہ } مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم انگلستان نے نیو کاسل میں اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے جبکہ اس کو لقب فریڈم آف دی سٹی کا اعزاز دینے کا استحکام کیا گیا یا تھا۔ کہ یہ صلح درشتی کے ساتھ راست صلح ہو سلطنت میں جو جرمن سکونت کر رہے ہیں انکو یہاں کبھی موقعہ نہ دیا جائے۔ کہ وہ اس ملک سے بدخواہی کریں جبکہ تاوان جنگ کے بارے میں اس پرانے اصول پر عملدرآمد کرنا چاہیے کہ جو ہارتا ہے وہ دیتا ہے۔ لازم ہے کہ جرمنی اپنی ناہیت کے مطابق جنگ کا خرچ ادا کرے۔ وزیر اعظم صاحب سے پوچھا گیا جنگ کے جرائم کی سزا کسی کو نہ دی جائے۔ اس کا مدعا یہ ہے کہ دیکھئے کہ جن لوگوں نے ہمارے اسیران جنگ کے ساتھ انسانیت سے بعید بد سلوکیاں کی ہیں وہ ذمہ دار بنائے جاویں۔ اسکا یہ منشا نہیں ہے کہ جب جنگ بند ہو گئی ہے۔ تو کسی قسم کی انتقامیہ پالیسی اختیار کرے۔ مگر اب ہم کو ایسا عمل کرنا چاہیے کہ آئندہ جو شخص اس نمونہ پر عمل کرے جیسے دنیا کو جنگ میں جھونک دیا تھا وہ جان لے کہ اسکا کیا حشر ہوگا جس شخص نے دوسروں کے ملک کو ویران کر دیا ہے۔ وہ اس کا ذمہ وار ہے۔ اور وہ اس نقصان کے لئے موجب سزا ہے

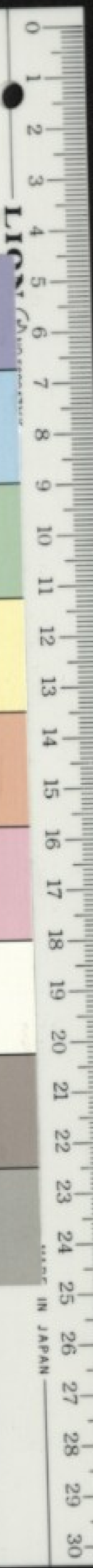
اگر کسی کو جنگ کا ذمہ وار بنایا جائیگا تو وہ بھی کہیگا اس کمبخت۔

آمد ورفت جنسیوں کی نزاع میں قابل تعزیر ہے۔ ان تمام جرائم کی پوری پوری تحقیقات ہونا چاہیے۔ مگر کامل تحقیقات اور اس کا آخری انتقام لینا چاہیے۔ اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ جو کام ہم اس وقت کرنے والے ہیں وہ راست اور بے خوف اور بے جھجک ہو اور دکھا دینا ہے کہ ایسا مجرمانہ جنگ دنیا کی تاریخ میں پھر کبھی نہ ہوگا۔

ایک عظیم الشان اردو اور پنجابی مشاعرہ } یہ مشاعرہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۸ء کو بوقت ۵ بجے شام حبیبیہ ہال اسلامیہ کالج لاہور میں زیر صدارت جناب آنریبل نواب محمد ذوالفقار علیخاں صاحب سی۔ ایس آئی منعقد ہوگا۔ حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب رونق افروز ہوں گے۔ اور علامہ اقبال اپنی نظم پڑھیں گے۔ ملک کے بہترین شعرا اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمائینگے

بہترین نظموں کے لئے حسب ذیل انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔ اردو نظم کے انعامات انعام اول پچاس روپیہ معہ سند۔ دوم انعام تیس روپے سوم انعام پچیس روپے۔ چہارم انعام ۲۰ روپے۔ پنجم انعام پندرہ روپے۔ پنجابی نظم کا اول انعام ۵۰ معہ سند دوم انعام ۳۰ سوم انعام ۲۰۔

بہترین نظموں کا انتخاب کرنے اور انعامات کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے حسب ذیل دو کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں۔ اردو نظم کی کمیٹی میں جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔ اے پی۔ ایچ ڈی۔ بیرسٹر ایٹ لا۔ چیرمین۔ جناب آنریبل پنڈت شیو نرائن صاحب شمیم ایم۔ اے ایڈوکیٹ۔ جناب سردار جوگندر سنگھ صاحب ایڈیٹر ایسٹ اینڈ ویسٹ۔ مضمون نظم کے۔ اتحادی فتح۔ جرمن شکست اور انگلستان اور جرمنی کے سیاسی نصب العین کا تفاوت۔ نظمیں صرف اسی حالت میں پڑھی جا سکتی ہیں کہ وہ پنجاب پبلسٹی کمیٹی لاہور کے دفتر میں ۱۰ دسمبر ۱۹۱۸ء تک پہنچ جائیں۔ بزم مشاعرہ میں ہندوستانی مشاعرے کی تمام روایات ملحوظ رکھی جائینگی۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا پنجاب پبلسٹی کمیٹی لاہور سے زبانی یا تحریری درخواست پر مل سکتے ہیں تمام شعرا بلاتخصیص اس مشاعرے میں حصہ لے سکتے ہیں مشاعرہ میں بحر یا طرح کی کوئی قیود نہیں۔ درخواستیں اور نظمیں خانصاحب عبدالعزیز جائنٹ سکرٹری پنجاب پبلسٹی کمیٹی لاہور آویں



(نامہ نگار اپنی رائوں کے آپ ذمہ دار ہیں۔ ایڈیٹر)

راولپنڈی میں فتح کی خوشیاں

ہزار ہزار شکر ہے اُس قادرِ مطلق خدا کا جس نے کہ ۲۷ نومبر ۱۹۱۸ء کا خوشنود و مبارک روز دکھلایا جس کے لئے تمام دنیا میں دیر سے اُس کے حضور لوگوں کی مناجات دربارہ فتح زور اور سرگرمی سے ہو رہی تھیں۔

۲۷ نومبر سن رواں کو راولپنڈی کی پریڈ گراؤنڈ پر فوجی دستور کے مطابق جناب کمشنر صاحب بہادر قسمت راولپنڈی کی طرف سے ایک نہایت ہی شاندار و بارونق جلسہ ہوا جس میں دو اطراف پر افواج معہ افسران کھڑی تھیں اور دوسری اطراف پر دیسی اور ولایتی سولین کھڑے تھے۔ اور درمیان میں برطانیہ عظمیٰ کا شاندار جھنڈا لہرا رہا تھا عین گیارہ بجے دن کے جلسہ کا کام شروع ہوا۔ اور شکرگذاری کی دعائیں خدا کے حضور میں کی گئیں جس میں چھ پادری صاحبان (چیپلین و مشنری) نے حصہ لیا۔

بعد ازاں تمام افسران فوجی، پنشن خواران، افسران سولین، امیران و شرفائے شہر کی فوجی دستور کے مطابق سلامی ہوئی۔ سلامی کا نظارہ نہایت ہی قابل دید تھا۔

اس موقعہ پر تمام اقوام کی طرف سے حضور ملک معظم کی خدمت میں اظہار شکرگذاری کے ایڈریس معرفت جناب کمشنر صاحب بہادر پیش کئے گئے۔ اور ایڈریس پیش کرنے کے واسطے ہر ایک قومی جماعت کی طرف سے چھ اشخاص منتخب ہوئے چنانچہ ہم اپنے خداوند کے نہایت ہی شاکر ہیں۔ کہ کمشنر صاحب بہادر نے ہماری راولپنڈی کی مسیحی برادری کی طرف سے بھی ایڈریس پیش کئے جانے کو منظور کیا۔ اور چھ اشخاص مسیحی برادران، راولپنڈی کی طرف سے اس موقعہ پر جلسہ میں شریک تھے۔ جن کے نام ذیل میں درج ہیں

(۱) مسٹر بی سموئیل صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول۔
(۲) ڈاکٹر امین بخش صاحب پرائیویٹ ڈاکٹر شہر
(۳) مسٹر آئی مارک صاحب سوداگر صدر بازار۔
(۴) پادری کھیڑا مل صاحب پاسٹر صدر چرچ۔
(۵) پروفیسر اسرائیل لطیف صاحب ایم۔ اے۔ گارڈن کالج۔
(۶) مسٹر ناصر صاحب کلرک کلکٹہ دفتر

ع۱ و ۲ یو۔ پی۔ چرچ شہر کی طرف سے ع۳ و ۴ ایس پی جی چرچ صدر کی طرف سے اور ع۵ و ۶ یو۔ پی چرچ صدر کی طرف سے۔

ہماری راولپنڈی کی مسیحی جماعت کے لئے یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ شہر کے اور رؤسائے و شرفائے کے ہمراہ پہلو بہ پہلو کھڑے ہو کر ایسے عالیشان دربار میں اپنے شہنشاہ کی اظہار شکرگذاری کریں۔ اگرچہ تمام گرجہ گھروں میں عبادت کے موقعہ پر ملک معظم کے لئے دعائیں کی جاتی ہیں۔ میرے خیال میں قوم کے لائق و سرگروہ اشخاص کو خاص اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ کہ وہ اور اقوام کے پہلو بہ پہلو ملکی معاملات میں پوری پوری دانائی، سرگرمی، جوش، وفاداری، اور حق شناسی کے ساتھ چل سکیں۔ کیونکہ ہمیں قوم کے اُٹھنے اور ترقی کرنے کا اسی طرح سے موقعہ ملیگا۔ اور قوم بھی قوم کہلانے کی حقدار تب ہی ہوگی جبکہ تمام قوم کے گروہ ہر ایسے موقعہ پر چھٹکارہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ امید واثق ہے کہ تمام مسیحی قوم کو اس بات کی خبر سنکر خوشی ہوگی اور ہر ایک جگہ میں ایسے موقعوں پر کوشش کیجاوے گی کہ افسران ملکی کی طرف سے ہر جگہ کے مسیحی شرفائے کو بھی دیگر اقوام کے شرفائے کے پہلو بہ پہلو چلنے کا نادر موقعہ ملے۔ یہ بات سب لوگوں پر بخوبی روشن ہے۔ کہ جنگ سے پہلے پنجاب میں ایک بھی مسیحی شخص فوج میں شامل نہ تھا۔ لیکن دوران جنگ میں قریب چھ ہزار جوان شریک ہوئے۔ اور جگہ بہ جگہ تمام مسیحیان شہران سرکار کی امداد روپیہ پیسے سے بھی کی۔ اس لئے ان خدمات کا لحاظ کرکے بھی تمام مسیحی جماعتوں کو ضروری ہے۔ کہ اظہار شکرگذاری و وفاداری کی بدل و جان کوشش کریں۔ اور امید کامل و یقین جانیں کہ سرکار ہماری کوشش اور وفاداری کو نظر انداز نہ کرے گی۔

اے حامیان قوم یہ خدا کی مہربانی اور آپ ہی کی ان تھک کوششوں اور محنتوں کا نتیجہ ہے۔ بس جس طرح سے آپ نے تمام قوم کو گذشتہ جنگ میں اپنے شہنشاہ کی خدمت، اپنی قربانیوں اور روپیہ کے وسیلے کرنے کا موقعہ دلایا ہے۔ ویسے ہی اس نصرت و فتح کے موقعہ پر اور ریجہ میں بھی اپنے اور قوم کے حقوق بچانے کا نادر موقعہ آپ ہی کی کوششوں و محنتوں پر منحصر ہے۔

از قلم۔ ولیم مسیح۔ اے جمیل ٹیچر مشن ہائی سکول۔
راولپنڈی۔

ترانۂ شمر

مدد اے طبع مردانہ کہ آساں کار مشکل ہو
چمک اے برق ہمدردی کہ روشن تیرہ منزل ہو
کڑک اے رعد جوش دل محافل جس سے بسمل ہو
برس اے ابر فیاضی کہ دُرِّ ناب حاصل ہو
دکھا اپنا اثر اے جذبۂ شوق وفاداری
کہ جس سے خفتگان ناز کو فوراً ہو بیداری
جہاں میں دھوم ہے برٹش کی طرز حکمرانی کی
انہیں حاکم بنایا یہ خدا نے مہربانی کی
سُنا جس نے اُسی نے جان و دل سے مدح خوانی کی
جدھر دیکھو اُدھر بجتی ہے نوبت شادمانی کی
ہر اک لائن میں آثار ترقی پائے جاتے ہیں
یہ سچ ہے یہ نہیں ہے جس کا کھاتے اُس کا گاتے ہیں

سدا پھولا پھلا یہ ملک ہند ان کی حکومت میں
بہاریں ساتھ ہونگی تو اتنی ہی ہوگی باغ جنت میں۔

جسے دیکھو پڑا ہے مست خواب استراحت میں
غرض جو بات ہے ڈوبی سے انصاف و عدالت میں

بسر اپنی تو ہر دم عیش کی منزل میں ہوتی ہو
برآتی ہے وہی جو بھی تمنا دل میں ہوتی ہے

قیامت تک رہے یارب مدار سلطنت قائم
کہ جام کامرانی رات دن پیتے رہے ہیں ہم

یہ قطع و نسق برٹش کا اثر ہے ہم جو ہیں خرم
بچا عالم کی گردش سے نہ ہم کو بھول کے بہم

کریں جو فخر ہم اس عہد میمون پر وہ تھوڑا ہے
شجاعت دیکھکر ان کی عدو نے منہ کو موڑا ہو

بلندی میں فزوں ہے سب سے اقبال تاج برٹش کا
حکومت منصفانہ ان پہ ہے راج برٹش کا۔

مقابل کون ہے روئے زمیں پر آج برٹش کا۔
کہ شاہ جارج پنجم سا ہے اب سرتاج برٹش کا۔

یہ سب کچھ ہے مگر اپنی وفاداری بھی لازم ہے۔
تہ دل سے ہمیں پاس نمکخواری بھی لازم ہے

ادا حق نمکخواری کریں جبتک ہے دم میں دم
بڑھائیں کیوں نہ بازار وفا میں اپنی قیمت ہم۔

عقیدت میں اطاعت میں نہوں اخلاق میں بھی کم
طریق جاں نثاری پر کمر باندھے رہیں دائم۔

رہے تا حشر ظل شاہ رب ذوالجلال ان پر
دعاگو ہم رہیں شاہ کے رہو سایہ فگن ہم پر۔

مبارک جارج پنجم جیسے فرزند اور تخت لنڈن کو
فتحیابی جو بخشی ہے خدایا تو نے برٹن کو۔

ہوا باد خزاں کا اب نہ کھٹکا ان کے گلشن کو۔
پرکھ لو دیکھ لو خود آرسی کیا ہاتھ کنگن کو۔

بس اب چین سے ہر گز نہ پہنچے گا کا ہے کھٹکا
نظام سلطنت نے رنگ کھیلا سارے گریز کا

بڑھا یا رب سدا نام و نشان جارج پنجم کو
گھٹائے کیا قلم کل امتحان جارج پنجم کو

جہاں میں سب اونچا کر تو شان جارج پنجم کو
سدا نیچا دکھا تو دشمنان جارج پنجم کو تو

نہ پیدا کر دعا یا رب غمر کی تجھ سے ہے ہر دم
جہاں پر کاش لہراتا رہے برطانوی پرچم

الٰہی ڈاکٹر ودیس رہیں دلشاد عالم میں۔
رہیں دلشاد و بنے فکر سے آزاد عالم میں

کسی کے دل سے کبھی بھولے نہ انکی یاد عالم میں
اجڑ جائیں عدو پر یہ رہیں آباد عالم میں۔

ترقی نور افشاں کی ہو ان کی ذات اکبر سے
ہمیشہ ان کے سر پر سایہ خالق کا سینہ ہے

اور سید صاحب کے دم سے ہے یہ اخبار گلشن اپنا
قیامت تک رہے سرسبز یارب یہ چمن اپنا

ہر ایک اہل قلم دکھلائے لکھ کر اس میں فن اپنا
شمر قرباں کئے بیٹھا ہے اس پر جان و تن اپنا

شمر چشم اور سید صاحب پر ہم محبت سے
رہیں ناظر گا اخبار کے عیش و مسرت سے

سما قطعہ و کثر اسی [illegible] شمر قصبہ رڑکی

ارض موعودہ اور یہود

گذشتہ سے پیوستہ

کہتے ہیں کہ اس قومی انتشار کی داغ بیل اس وقت پڑی جب شاہ ٹائٹس نے فلسطین کی یہودی سلطنت کا خاتمہ کر دیا اور سنہ ۷۰ء میں بیت المقدس کا سخت محاصرہ کرکے ہیکل سلیمان کو جو یہود کی قومی اور مذہبی حیات کی علامت اور سنہ ۱۰۱۳ قبل مسیح تعمیر ہوئی تھی۔ منہدم کردیا۔ یہ واقعہ یہود کے لئے اتنا افسوسناک تھا۔ کہ آجتک یروشلیم میں یہودی زن و مرد ہر جمعہ کی سہ پہر کو یا ہفتہ کی صبح کو ایک خاص مقام پر جمع ہوتے۔ اور افسوس کناں نظر آتے ہیں۔ یہود جہاں کہیں بھی پراگندہ ہوئے۔ شب و روز بیت المقدس کی جانب رخ کرکے اپنے وطن مالوف کیطرف مراجعت کی دعائیں مانگتے رہے ہیں غربت میں ایک پیشینگوئی ان کے دل کو سہارا دئیے ہوئی تھی۔ اور اسی کی آس پر دو تین مرتبہ یہودی جوانان وطن نے سلطنت عثمانیہ سے لڑ بھڑ کر ارض موعودہ میں اپنے قدم جمانے کی کوشش کی۔ لیکن کامیابی اُن کے رفیق حال نہیں ہوئی۔ اس قسم کا ایک خدا سے ملک یہودی لیڈر جس کا نام سبا طائی سیبی تھا۔ اور جو اپنے آپ کو مسیح بھی کہتا تھا۔ اٹھ کھڑا ہوا۔ اُس نے بہت سے معجزے دکھائے۔ جو اُس کے معتقدین کی نظروں میں سچے تھے۔ اور کہا کہ سنہ ۱۶۶۶ء میں بنی اسرائیل کے ہاتھ سے ارض مقدس فتح کراؤنگا۔ لیکن یہ مدعی مسیحیت سلطان ٹرکی کے ہاتھ لگ گیا۔ اور اس سے جب کہا گیا کہ تمہارے سامنے اسلام اور موت پیش کیجاتی ہے۔ ان میں سے جو چاہو پسند کرو۔ تو اُس نے اسلام کو قابل ترجیح سمجھا۔ اس صدمے نے دنیا کے یہود پر حرمان و یاس طاری کردی۔ مگر بعد میں موسیٰ مندلسون کی تشفی آمیز تعلیم کے اثر سے یہود اپنی حالت پر قانع ہوگئے اور دنیوی جاہ و ثروت کے حصول میں منہمک ہوگئے۔

یہود کی اس ترقی اور خوشحالی کو چشم فرنگ نے گرسنہ رقابت سے دیکھا چنانچہ فرانس، روس، جرمنی اور آسٹریا میں ان پر تشدد اور سختیاں شروع ہوگئیں جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ یہود کے دل میں مراجعت وطن کی ہر بیدار ہوئی اور وائینا کے ایک اخبار نویس تھیوڈور ہرزل نے فلسطین میں سلطان ٹرکی کے ماتحت اپنی سلطنت قائم کرنے کی تحریک کی۔ سلطان عبد الحمید نے بھی اپنی رضامندی کا اظہار کیا مگر یہ شرط پیش کی کہ یہود اپنا تمام رسوخ مسئلہ آرمینیا کے تصفیہ کے متعلق سلطان کی پالیسی کی تائید میں خرچ کریں۔ ہرزل نے یہ شرط منظور نہ کی اور



بات آئی گئی ہوگئی۔ اُس کا خیال یہ بھی تھا کہ برطانوی مشرقی افریقہ میں یہود کی سلطنت قائم کیجاوے۔ مگر موت نے اُسے مہلت نہ دی۔ اس کے بعد یہود میں سخت اختلاف رونما ہوا۔ بعض تو اس پر قانع ہوگئے کہ ہم برطانیہ میں برطانوی۔ روس میں روسی۔ اور امریکہ میں امریکن بنجائینگے بعض کا خیال ہوا کہ جنوبی امریکہ میں یہود کی بستی قائم کیجائے۔ لیکن ایک فرقہ "ارض مقدس" کی طرف مراجعت کا حامی رہا اور اس وقت تک ہے۔

اب چونکہ برطانوی افواج نے جرنیل ایلنبی کی ماتحتی میں بیت المقدس پر قبضہ کرلیا۔ اس لئے اس تحریک کے کالبد میں پھر جان پڑگئی۔ آئندہ واقعات فیصلہ کرینگے کہ ارض مقدس کا مستقبل کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

ارض مقدس سے یہود کے یہ تاریخی واقعات لاہور کے ایک مشہور صحیفہ اخبار پنجاب (مرحوم) سے اخذ کئے گئے ہیں۔ راقم ۔ پرواز۔

روز سعید

۱۱ نومبر ۱۹۱۸ء کا دن بھی صفحۂ تاریخ پر قابل یادگار دن ہوگا۔ جبکہ اس جنگ عظیم کے خوفناک شعلوں کو صلح کے ٹھنڈے پانی سے سرد کیا گیا۔ اور ان ہیبتناک نظاروں کا خاتمہ ہوگیا جن کو سوا چار سال سے دنیا کی آنکھیں ملاحظہ کررہی تھیں۔ وہ قربانیاں بند ہوگئیں جو ہمارے اتحادیوں کی جانب سے سوا چار سال کے طول عرصہ میں کرنی پڑیں۔

یہ جنگ ایک مہیب جنگ تھی۔ اس کی تاریخ صفحۂ عالم پر جلی قلم سے لکھی جائیگی۔ اور ہماری آئندہ نسلیں اس جنگ کے واقعات پڑھکر ایک سبق حاصل کرینگی۔ وہ سبق کیا ہے؟ اور جنگ کن کن قواعد کا باعث بنی۔ اس جواب کے لئے نور افشاں کی آئندہ اشاعت کا انتظار کیجئے گا۔

تمام ہندوستان میں یہ روز سعید نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ منایا گیا۔ اور منایا جائیگا۔ جا بجا جلسے ہورہے ہیں۔ اور اس عظیم الشان فتح کی خوشی منائی جارہی ہے۔

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست۔
آخر آمد از پس پردۂ تقدیر پدید۔

راقم۔ بی۔ شبیر الدین شہباز خاں۔ چک [illegible]

بڑھیا کا آٹا

(از لالہ نرائن داس جی۔ فرید کوٹ۔)

آٹا دو آنے کا کل بڑھیا تھی لیجا رہی
میں نے پوچھا پیر آٹا چلے گا کب تلک۔

اس سر بازار بڑھیا نے دیا مجھکو جواب
جانتے ہو آپ وہ داتا ہے جو ہارا کب تلک۔

اتنا ہی کافی ہے دو ساعت کے جینے کیلئے
جینے دیگا قحط کے ماروں کو دکھ یہ کب تلک

خوشخبری

چندہ پنجاب کے مسیحی بھائیوں کو ایک اور خوشی کی خبر نیاز خدمت کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمارے بزرگ پادری وارث الدین صاحب کی خدمات کی قدر دانی ہماری سرکار دولتمدار نے خوب کی ہے۔ پادری صاحب موصوف نے بصرہ اور بغداد کے علاقہ جات میں بعہدہ آنریری چیپلین بطور ہندوستانی مسیحی فوج اور دیگر محکمہ جات میں جو کہ ان علاقوں میں سرکار کی خدمت ادا کررہے ہیں ان کی روحانی پاسبانی ایسی زور اور محنت سے کی ہے کہ جنرل مارشل صاحب بہادر نے اپنی گذشتہ رپورٹ میں دیگر انگریزی چیپلین صاحبوں کے ساتھ ہمارے عزیز اور سجادہ پادری صاحب کا بھی نام اس فہرست میں درج کیا ہے۔ جو لنڈن گزٹ میں چھاپی گئی ہے کہ ان صاحبان کی خدمات قابل تعریف ہوئی ہیں۔

اس فہرست کی نقل ذیل کی یادداشت کے ساتھ اوڈونل پرنسپل چیپلین صاحب ہمارے پادری صاحب کی خدمت میں بھیجی گئی ہے۔

(بنام تمام متعلقین ار۔ ایس۔ سی۔ ایکسپڈیشنری فورس) یہ یادداشت ذیل کے تمام چیپلین صاحبان کو بطور اطلاع اور دلی مبارکبادی کے ساتھ مرسل ہو کہ ان کے نام لفٹنٹ جنرل سر۔ ونڈ۔ مارشل کی یادداشتوں اور رپورٹوں میں جو خوشنما درج ہوتے رہے ہیں اور اب ان کی رپورٹ ۱۵ ماہ اپریل ۱۹۱۸ء میں درج ہوکر ۶ اگست ۱۹۱۸ء کے لنڈن گزٹ چھاپے گئے ہیں۔

شاباش ہمارے پادری صاحب۔ عمر آپ کی ساٹھ سال اور پھر ایسی بہادری۔ یہ سب خداوند مسیح کی بخشی ہوئی صحت اور جاں نثاری کے طفیل ہوا ہے۔ اے عزیز ہندوستان تیرے ایسے ایسے مرد بچے تیری نجات اور روحانی فتح کے سبب دعا گو ہیں۔ اور بھائیوں کی خدمت میں جانکشی کررہے ہیں۔ تیری سلامتی کے دن اب نزدیک ہیں۔ اے خداوند مسیح جلد آ۔ اور قوموں پر سلطنت کر۔ آمین۔ الراقم آپ کا ابن العباد ڈی۔ این۔ پی۔ ڈنا۔

مشن سکول شاہ دیوال ضلع گجرات اور [illegible] خوشی کا اظہار

یوں تو آج ۲۰ نومبر ۱۹۱۸ء کو فتح عظیم کی خوشی میں انڈیا بھر میں جلسے اور کھیل تماشے ہوتے ہیں۔ مگر ان کے اخراجات کے لئے کہیں کمیٹیوں نے روپیہ دیا ہوگا اور کہیں شاید شہر میں چندہ اکٹھا کرکے جلسہ کی خوشی منائی

ہو گی۔ مگر یہاں ڈکیٹی کی طرف سے کچھ عنایت ہوا ہے اور نہ ہی کسی رئیس ساہوکار وغیرہ نے اپنی طرف سے ایک کی مدد دی ہے۔ صرف جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنی گرہ سے خرچ کر کے سچی خوشی کا اظہار فرمایا۔ علم موسیقی کے استاد کامل سید ملک شاہ صاحب منگوائے گئے۔ جنہوں نے اپنے فن اور کمال سے حاضرین کو از حد محظوظ کیا۔ پھر استادوں نے یکے بعد دیگرے اپنی اپنی سپیچوں اور نظموں سے جلسے کو فروغ دیا۔ بعد ازاں ہیڈ ماسٹر صاحب نے جنگ کے متعلق آغاز سے لیکر انجام تک ایسا نقشہ کھینچا کہ سامعین عش عش کرتے رہ گئے۔ طلبائے سکول نے ہاتھوں میں شاہی جھنڈیاں اور خوشبودار پھولوں والے درختوں کی شاخیں لیکر انگریزی باجا کے ساتھ گاڈ سیو دی کنگ کے نعرے بلند کرتے ہوئے نگر کیرتن کیا۔ شہنشاہ سلامت کے حق میں دعا خیر کے گیت گائے گئے۔ مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور بڑی خوشی کے ساتھ جلسہ کو دس بجے شروع کر کے تین بجے ختم کیا گیا۔

اس موقعہ پر چوہدری عطا محمد صاحب سابق ذیلدار اور اُس کا حقیقی بھائی چودھری سردار احمد صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے اپنی شمولیت سے جلسہ کو رونق بخشی اور رات کی نمائش یعنی روشنی اور آتشبازی کا اہتمام اپنے ذمہ لیا۔ چنانچہ بڑے شوق اور فراخدلی سے چراغاں کی بہار اور آتشبازی کا بازار گرم کرایا گیا۔ نظمیں جو پڑھی گئیں اُس میں سے ایک گیارہ حروف کی نظم گاڈ سیو دی کنگ کے گیارہ حروفوں پر جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے خاص طور پر پنڈت تیرتھ رام غم سے تیار کرائی۔ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ذیل میں درج ہے۔

گاڈ سیو دی کنگ

گ گئے وہ جوش بھرے دل کے دم قیصر
جو کھایا ایک ہی چوٹ کہ نہ اٹھ سکا گر کر
ا اُترتا جنگ کے میدان میں تو ہرگز
ذلیل ہونے کی اپنے جو ہوتی تجھ کو خبر
ڈ ڈرایا کس طرح تھا تو نے اہل عالم کو
کہ ڈالا خرمن آرام میں جو آگ اخگر
س سمجھ دشمن تجھے ہوتا ہے حق سدا غالب
ستم کے پردے کو لگتا ہے مرت ہی کا تفر
ے یہ جالینوس، ارسطو و رستم و جمشید۔
ہیں چار دن جاہ و جم کے نام کے عنصر
و وہ جان رجھے کے جاتا ہے خیبر کے منہ میں
جو آ کے کھاتا ہے برٹن کلاں سے ٹکر
د دیا کا چلا شہنشاہ جارج پنجم
ستم کی بیخ کنی کو ہے ایک تیز تبر
ی یہ ظالموں کے نگلنے کو اژدہا دہنگ
یہ بیکسوں کے لئے رحم کا ہے اک ساگر
ک کیا جو قیصر ظالم نے اُس کا پھل پایا!
ہوئی جہان کو عبرت ہوا جہان کو ڈر
ن نہ کوئی سلطنت آئندہ ہوگی یوں گستاخ
نہ کوئی سرکشی کر کے اٹھائیگا یوں سر
گ گزارش درگہ حق میں یہ ابدی مانگ
کہ اپنی خاص عنایت گاڈ سیو دی کنگ

الراقم۔ سند سنگھ۔ ہیڈ ماسٹر مشن سکول شاہدیوال

اتحادیوں کی عظیم الشان فتح پر کسولی میں جلسہ

تاریخ ۲۷ ماہ نومبر ۱۹۱۸ء کو ایک بڑا اور عظیم پبلک جلسہ کمیٹی کے ممبروں اور بابو پرس رام ہیڈ کلرک چھاؤنی و سب انسپکٹر صاحب جناب محبوب بخش صاحبان کی کوششوں سے کنگ جارج ہائی اسکول میں زیر صدارت جناب جے۔ پی۔ وارٹن اسکوائر سی آئی ای بڑے شان کے ساتھ ۱۰ بجے شروع ہوا۔ ۱۱ بجے پہلے لڑکوں نے یکساتھ لڑکوں کی طرف سے بادشاہ کی سلامتی اور حقیقی ظفریابی کے لئے گیت ہوئے۔ بعد میں ماسٹر کانشی رام ہیڈ و راؤل اسسٹنٹ ماسٹر صاحب نے دعا کی۔

بعد میں ہیڈ ماسٹر لالہ شمبھو ناتھ بی۔ اے نے ایک چھوٹا سا مضمون پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد پنڈت بشیشر ناتھ جی آنریری جنرل سکرٹری کنگ جارج ہائی سکول نے ایک عجیب تر مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد خواجہ محمد حفیظ ڈار ہیڈ کلرک پاسچر انسٹیٹیوٹ کسولی نے بہت عمدہ مضمون فتح اور نصرت پر اور اس وقت کے جھگڑوں پر سرکار عالیہ کے توجہ کرنے کی نسبت پڑھ کر اور ایک بہت عمدہ نظم قیصر کی دستگیری اور اتحادی فتح کی نسبت اور ظفریابی کی نسبت سنائی۔ اس کے بعد لالہ فقیر چند بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ایل ایل بی پلیڈر نے ایک بہت بڑا مضمون انگریزی میں سنایا۔

اس کے بعد خالصہ تیجا سنگھ نے بڑے اچھے لہجہ میں بادشاہ کی اور اتحادیوں کی ظفریابی کی نسبت ایک مضمون گا کر اور پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ڈاکٹر چونی لعل چیتن نے جو پاسچر انسٹیٹیوٹ کے ڈاکٹر ہیں ایک عمدہ مضمون اُردو نثر میں اور ایک نظم جس میں ہمارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کے جلال اور اُس کے خادموں کی برکات کا ذکر تھا۔ پڑھ کر اور گا کر سنایا جس سے سب لوگوں کا دل بہت خوش ہوا۔ اس کے بعد لڑکیوں نے جو مشن سکول کی تھیں۔ تین پارٹی ہو کر تین گیت بہت عمدہ مضمون پر گا کر سنائے۔ کہ ایشور نے یہ راج ہماری لڑکیوں کے لئے اچھا دیا کہ پہلے ہم بالکل حقیر سمجھی جاتی تھیں۔ ہم کو مار دیتے تھے اس راج کی بدولت امن میں ہیں۔ اور بادشاہ کی جے ہو

اس کے بعد مسٹر ایم الیعزر صاحب کے ساتھ تمام عیسائی جماعت اور مشن سکول کے لڑکوں نے بادشاہ

سلامت ہیر کا گیت بڑی خوشی کے ساتھ گایا۔ جو مسٹر سندر لال عیسائی نے سب گانیوالوں کے ساتھ بجایا۔

بعد میں تین چیئرز بادشاہ اور اتحادیوں کے خوشی میں دیئے گئے۔ اس کے بعد لڑکے اور لڑکیوں کو انعام اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔

اس کے بعد تمام جلسہ معہ اوضیسوں کے ۱ بجے کے ساتھ پروسیشن کے لئے جمع ہوا اور تمام بازار میں نکلا جو خوب پھول پتی اور جھنڈیوں سے سجا ہوا تھا ہوتا ہوا ملٹری پریڈ گراونڈ کو گیا اور وہاں پر جناب بابو پرس رام صاحب سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی کسولی اور جناب محبوب بخش صاحب سب انسپکٹر کسولی کے انتظام سے خوب عمدہ کھیل اور کرتب اور کشتیاں اور ناچ پریڈ میں ہوا۔

اس کے بعد شام کو پھر جلسہ ۸ بجے اور پروسیشن کے ساتھ بازار کو آیا اور شام کو خوب روشنی بازار اور مکانوں میں ہوئی اور آتشبازی چھوڑی گئی۔ دوپہر ۱۲ بجے کے درمیان غریبوں کو کھانا کھلایا گیا۔ کچہری کے میدان میں۔ خدا کرے کہ ہمارا بادشاہ تا ابد زندہ رہے اور اس کی اور اتحادیوں کی ہمیشہ فتح ہے۔

آمین! آمین!! آمین!!!

الراقم

چونی لال۔ بی۔ ایم۔ ایچ۔ کسولی۔

ملتان کے دیسی مسیحیوں کا بلوا کا مقدمہ

مسٹر جسٹس ... ڈی نیو صاحب بہادر جج ہائیکورٹ پنجاب نے مقدمہ بالا میں بروز منگل بتاریخ ۲ ماہ حال کو فیصلہ سنایا اور چودہ ملزمان میں سے سات کو بری کر دیا۔ یہ مقدمہ ماہ دسمبر ۱۹۱۸ء سے جاری تھا۔ مورخہ ۲۶ کو جبکہ سلویشن آرمی کے عیسائی اپنے گاؤں خانتی گھر میں بڑے دن کا جلسہ کر رہے تھے ان میں اور چک نمبر ؟ کے مسلمانوں میں بڑی سخت لڑائی ہوئی تھی جس میں ایک مسلمان جان سے مارا گیا تھا۔ اور بہت سے اوروں کو ضربات شدید لگی تھیں۔

پچاس عیسائی چالان ہوئے تھے۔ مسٹر ہرن صاحب بہادر سشن جج ملتان نے بعد سماعت کرنے مقدمہ کے بیس عیسائیوں کو قید سخت کی سزا متفرق طور پر دی تھی۔ اور باقیوں کو رہا و بری کر دیا تھا۔

اپیل پر مسٹر جے کولاسٹریم صاحب بہادر سیشن جج ملتان نے چھ آدمیوں کو رہا و بری کر دیا۔ باقی چودہ ملزمان نے معرفت کنور دلیپ سنگھ صاحب بیرسٹر ایٹ لا اور مسٹر ڈی۔ ایم الیگزنڈر صاحب بیرسٹر ایٹ لا کے نگرانی کے واسطے ریت چیف کورٹ میں دائر کی تھی۔ سرکار کی طرف سے دیوان رام لعل صاحب بیرسٹر ایٹ لا پیش ہوئے تھے۔ جن میں سے سات اور بری کر دیئے گئے۔

التماس ضروری

مینیجر نور افشاں التماس پیش کرتے ہیں کہ جو صاحبان نور افشاں سنہ ۱۹۱۹ء کا نہیں چاہتے ہیں تو ابھی لکھ دیویں تاکہ ہم وی۔ پی نہ بھیجیں کیونکہ جو بر فیونز لکھوا کے وی۔ پی واپس بھیجتے ہیں ہمارا نقصان کرتے ہیں۔ امید ہے کہ نور افشاں کے پڑھنے والے اس کو برابر لیا کریں گے تاکہ یہ مسیحی اخبار قائم رہے۔ امید بھی ہے کہ ہر ایک اور خریداروں کو پیدا کرے۔ مینیجر نور افشاں۔

ضرورت

مسیحی مرد اور عورت سب اسسٹنٹ سرجنوں کی ضرورت ہے۔ مسرس سیکیورنگ ایجنسی دہلی سے درخواست کریں۔

اشتہار ۵/۱

اشتہار دیا جاتا ہے کہ سنڈے سکول کی روزانہ تلاوت کی کاپیاں برائے سنہ ۱۹۱۹ء اردو زبان میں تیار ہیں۔ قیمت فی کاپی ۲/ اب کی دفعہ دونوں امریکن اور برٹش اسباق درج کئے گئے ہیں ضرور منگوا لیجئے اور بائبل کا مطالعہ کیجئے۔

المشتہر۔ مس این وائیلی۔ لودیانہ پنجاب۔

اشتہار ۳/۲

نیوزی لینڈ پریسبیٹیرین مشن کی طرف سے اطلاع دی جاتی ہے کہ چند ایک آدمیوں اور عورتوں کی ضرورت ہے۔ ذیل کی فہرست سے معلوم ہو جائے گا کہ کس قسم کے آدمی چاہئیں۔

(۱) دیہاتوں میں لڑکوں کو اُردو پڑھانے اور انجیل کی بشارت دینے کے لئے چند آدمی چاہئیں۔ جو مڈل سکول یا اس سے کم درجہ ہوں۔ گانے والے ہوں یا کوئی ہندوستانی باجا بجانا جانتے ہوں۔

(۲) ڈسٹرکٹ کے کام کے لئے ایک آدمی چاہئیے۔

(۳) چار بائبل ووَمن چاہئیں جن میں سے ایک خوب تجربہ کار ہو۔ جو ہندو عورتوں کے بیچ کام کر سکے۔ اور جو جوان عورتوں کی ٹریننگ میں مدد دے سکے۔

(۴) استانیوں کی بھی ضرورت ہے جو ایس۔ وی اے۔ وی ٹریننگ سند رکھتی ہوں اور اُردو ہندی پڑھانے میں لیاقت رکھتی ہوں۔

درخواست کے ساتھ چال چلن کے سارٹیفکیٹ بھیجیئے اور یہ بھی لکھئے کہ (الف) عمر کتنی ہے (ب) بچے کتنے ہیں (ج) کتنی تنخواہ پاتے ہیں۔

تنخواہ حسب لیاقت اور قاعدے کے مطابق ملیگی۔ اور بچوں کا الاؤنس بھی ملیگا۔

المشتہر

مس اے۔ وی۔ ہنڈرسن۔ جگادھری

ضلع انبالہ (پنجاب)

نور افشاں کی توسیع اشاعت کے لئے بڑے زور شور سے حصہ لیجئے۔ ہر ایک خریدار ایک نیا خریدار مہیا کر کے مشکور فرمادے۔ مینیجر نور افشاں

کرسچن لوانو بورڈنگ سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے پرورش بورڈ۔ زیر ابتدائی تعلیم کرسچن ہائی سکول جہاں گورنمنٹ کے کیمبرج پرائیویٹ کلاس سے حصہ ورنیکلر پرائمری کی تین جماعتیں ایک یورپین لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر رہی ہیں۔ اس سے حیرت کے خرچ کا انتظام بھی ہو گیا ہے خرچ فی خوراک ماہوار فی طالب علم للعہ فیس جماعت ماہوار فی طالب علم ۳/۲ سرکاری خرچ متفرقات قیمت کتب و سٹیشنری کا علاوہ حصہ ہائی طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکولوں میں داخل ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں چین کشا گر و سرو دل وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں بکردول فی عـہ سے عـــہ تک جن رکشا اسے للعـہ تک مزید حالات بذریعہ پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ (گورداسپور)

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند بیس لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

ضلع گورداسپور

باغ دل

ایڈیٹر مسز کلیب

چندہ سالانہ صرف ۶ ماہوار فیرو کا رسالہ ایک چند بھیجی جاویں تو بھیج دیا جائیگا۔

المشتہر۔ ای ایم ویری صاحب ٹوی ٹون لودیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اُردو پنجابی زبانوں میں ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب کرسچن ورنیکلر سوسائٹی پنجاب و نارتھ سوسائٹی کیطرف سے شائع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کے لئے درخواست بھیجو۔ مینیجر ای ایم ویری صاحب لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اُردو۔ الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور علمی خبریں کرسچن ہندیہ کے مضامین اور بشارت کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ للعہ نمونہ خریداران وغیرہ کو بیکار کا نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ضلع پرسو ڈپو سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ محصول ڈاک	۸/۱
ہندوستان و پنجاب سے	ے
غیر ممالک سے	ے ۳

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ½ حصہ	۸/	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	للعہ	للعـ
نصف کالم	للعہ	للعـ	صہ
پورا کالم	للعـ	صہ	ص
پورا صفحہ	ص	صعـ	ماص

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳/ مگر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام مولا بخش چھپا